سوال

(55) یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کا کیا حکم ہے جو اپنے سکول میں ہفتہ اور اتوار کو چھٹی کرتا ہے اور جمعرات اور جمعہ کو تعلیم جاری رکھتا ہے؟ کیا ایسے شخص کا امام بن کر مسلمانوں کو نماز پڑھانا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہفتہ یا اتوار کو چھٹی کے لئے خاص کرنا، یا ان دونوں دنوں میں چھٹی کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہے۔ کیونکہ یہودی ہفتہ کے دن چھٹی کرتے ہیں اور عیسائی اتوار کے دن اور ان کا مقصد ان دنوں کی تعظیم کرنا ہوتا ہے۔ صحیح حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بُعِثتُ بَینَ یَدَیِ السَّاعَةِ بِالسَّیفِ حَتّیٰ یُعبَدَ اللّٰہُ وَحدَہُ لَاشَرِیکَ لَہُ، وَجُعِلَ رِزقِی تَحتَ ظِلِّ رُمحِی وَجُعِلَ الذِّلُّ وَالصَّغَارُ عَلَی مَن خَالَفَ أَمرِی، وَمَن تَشَبَّہَ بِقَومٍ فَھُوَ مِنھُم)

''مجھے قیامت سے پہلے تلوار دے کر مبعوث کیا گیا ہے تاکہ صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہو اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں رکھا گیا ہے اور میرے حکم کی مخالفت کرنے والے کے لئے ذلت اور رسوائی مقدر کر دی گئی ہے اور جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے گا 'وہ انہی میں سے ہو گا۔''

اس حدیث کو امام احمد 'ابو یعلیٰ 'طبرانی 'ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ابن تیمیہ نے فرمایا: ''اسکی سند اچھی ہے'' اس حدیث میں غیر مسلموں سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس ممانعت میں یہود و نصاریٰ کے ہر اس کام میں مشابہت ہے جو ان کی امتیازی علامت ہے۔ ہفتہ کو چھٹی کرنا یہودی کی اور اتوار کی چھٹی کرنا نصاریٰ کی امتیازی علامت ہے۔

جس شخص میں صرف یہی عیب ہو، اس کے لئے مسلمانوں کو نماز پڑھانا جائز ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے نصیحت کی جانی چاہیے اور اسے غیر مسلموں کے تہواروں وغیرہ میں ان سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کرنا چاہیے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوفِیقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحبِہِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۹۲۵۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 56

محدث فتویٰ